مولانا سیف الرحمٰن

ایک جھوٹا وصیّت نامہ

اور اس کی تردید

(یہ ہدایت سماحۃ الشیخ) عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ حفظہ اللہ کی طرف سے اُن تمام مسلمانوں کے نام ہے جو اس پر مطلع ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ ان کی حفاظت کرے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو جاہل سرکش لوگوں کی باتوں سے بچائے۔ آمین۔

وصیت نامہ کا واقعہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .... امابعد۔ مجھے اس بات کی خبر ہوئی کہ حرم نبوی کے خادم شیخ احمد کی طرف کچھ باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ اُن کا عنوان یہ ہے۔ "یہ وصیت نامہ مدینہ منورہ سے شیخ احمد خادم حرم نبوی کی طرف سے ہے"۔ اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں جمعہ کی رات کو کافی دیر تک قرآن پاک کی تلاوت اور اسمائے الٰہی کے وظیفہ میں مصروف رہا اور جاگتا رہا جب تلاوتِ قرآن پاک اور وظائف کے ورد سے فارغ ہوا۔ اور سونے کے لیے بستر خواب پر آیا تو ایک روشن چہرے والے مقدس انسان کی زیارت سے مشرف ہوا۔ وہ مقدس ہستی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جو قرآن پاک لے کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جنہوں نے احکام شریعت کی وضاحت فرمائی اور جو تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت بن کر تشریف لائے۔

آپ نے فرمایا "اے شیخ احمد!"

میں نے عرض کیا "اے تمام مخلوقات سے زیادہ مکرم ہستی! بندہ حاضر ہے۔ فرمایئے کیا ارشاد گرامی ہے؟"

آپ نے فرمایا "میں لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے شرمسار ہوں۔ مجھے اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کی ہمت نہیں بلکہ اس کے فرشتوں کے سامنے حاضر ہونے کی ہمت نہیں پاتا۔ کیونکہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص مرتد ہو کر مرتے ہیں"۔

پھر ذکر کیا کہ لوگ گناہوں کا بہت ارتکاب کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ یہ وصیت نامہ اللہ کی طرف سے باعث رحمت ہے۔ پھر کچھ قیامت کی علامات کا ذکر کیا۔ آخر میں لکھا ہے کہ "اے شیخ احمد! لوگوں کو اس

وصیت نامہ سے آگاہ کر دو۔ یہ تقدیر کی قلم سے لوحِ محفوظ سے منقول ہے، جو اسے لکھے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں، اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر بھیجے گا تو جنت میں اس کے لیے ایک محل تیار ہو گا۔ جو شخص اسے نہیں لکھے گا اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر نہیں بھیجے گا تو قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم ہو گا۔ جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے غنی کر دے گا۔ اگر مقروض ہے تو اُس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ اگر اس پر کوئی گناہ ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرمائے گا۔ اور اُس کے والدین کے گناہوں کا دفتر بھی دھو ڈالے گا، جو شخص اسے لکھنے میں پس و پیش کرے گا تو دنیا و آخرت میں رُوسیاہ ہوگا۔

پھر تین مرتبہ قسم اُٹھا کر کہا۔ " یہ حقیقت ہے۔ اگر میں نے جھوٹ بیان کیا ہو تو کافر ہو کر مروں۔ جو اس کی تصدیق کرے گا آگ کے عذاب سے نجات پائے گا۔ اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔"

وصیت نامہ کی تردید

یہ اس جھوٹے وصیت نامے کا خلاصہ ہے جو اُس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جھوٹ باندھا ہے۔ میں اس جھوٹے وصیت نامے کو کئی سال سے متعدد مرتبہ سن چکا ہوں۔ اسے لوگوں میں کثرت سے پھیلایا جا رہا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کی نشر و اشاعت کی جا رہی ہے اور دن بدن لوگوں میں کثرت سے رواج پا رہا ہے۔ اس کے الفاظ مختلف اوقات میں مختلف ہوتے ہیں۔ اس کا کاتب کہتا ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہ وصیت نامہ عطا کیا۔ اے قاری! آخری اشتہار میں کا ہم نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے، جھوٹ باندھنے والے نے کہا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی زیارت سے اس وقت مشرف ہوا جب کہ وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ ابھی تک بستر خواب پر لیٹا نہیں تھا تو اس کا صاف واضح مطلب یہ ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اس وصیت نامہ میں مفتری نے چند ایسی باتیں ذکر کی ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اور مکر و فریب کا پلندا ہے۔ اس مضمون میں میں ابھی آپ کو اس حقیقت سے آگاہ کروں گا۔ میں نے گذشتہ سالوں میں لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ سفید جھوٹ ہے بلکہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس کی کچھ حقیقت اور اصلیت نہیں۔ یہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔

جب میں نے آخری اشتہار پڑھا تو اس کی تردید میں کچھ لکھنا بے سود تصور کیا کیونکہ اس کے جھوٹ ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ اور اس کے لکھنے والے کے متعلق مفتری ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔ میرا خیال تھا کہ جو شخص معمولی سوجھ بوجھ کا مالک ہوگا یا فطرت سلیم اسے ودیعت کی گئی ہوگی اس پر اس وصیت نامے کا قطعاً

کچھ اثر نہ ہوگا۔ مگر بعض احباب نے مجھے بتایا کہ یہ لوگوں میں کثرت سے رواج پا چکا ہے۔ اس کی لوگوں میں بہت شہرت اور یہ چرچا ہو چکا ہے اور وہ اسے درست اور صحیح تصور کرتے ہیں۔

وصیت نامہ کے تردیدی دلائل

بدیں وجہ مجھ پر اور میرے جیسے دیگر اہلِ علم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کی تردید میں مضامین لکھیں اور لوگوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کریں۔ انہیں بتائیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر جھوٹ باندھا گیا ہے تاکہ عوام الناس میں کسی کو دھوکا نہ ہو۔ جو شخص صاحب علم اور صاحب ایمان ہے یا فطرتِ سلیمہ اور عقلِ صحیح کا مالک ہے جب اس پر غور کرے گا تو اسے واضح ہو جائے گا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اور افتراء ہے، اس کے جھوٹ ہونے پر کئی دلائل پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

دلیل نمبر ۱

میں نے شیخ احمد کے بعض اقرباء اور رشتہ داروں سے، اس جھوٹ کے متعلق جس کا نام وصیت نامہ ہے، دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ شیخ احمد پر سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ انہوں نے ایسی کوئی بات ہرگز نہیں کی۔ اگر بالفرض ہم یہ تسلیم کر لیں کہ شیخ احمد یا ان کے کسی اور بڑے بزرگ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی یا بیداری کی حالت میں آنحضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور آپ نے ان کو وصیت فرمائی کہ ہم بلا تردد اور بغیر کسی شک وشبہ کے کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے یا جس نے اسے یہ وصیت کی ہے وہ شیطان ہے۔ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

بیداری میں رسولِ کریم کی زیارت

۱۔ اس عالم آب وگِل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد کسی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کی حالت میں زیارت نہیں کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے، جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں یا اس جیسا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلط ہے بلکہ نہایت غلط ہے اور یہ انتہائی تلبیس اور دین میں کئی نئے امور کا خلط ملط کرنا ہے۔ ایسے شخص نے بہت بڑی غلطی کی۔ اس نے کتاب وسنت اور اہلِ علم کے اجماع کی مخالفت کی۔ کیونکہ مُردے قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ اس کے برعکس دنیا میں مُردے ہرگز نہیں اٹھیں گے جیسے اللہ وجل فرماتا ہے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۔

(المؤمنون)

پھر (اس دنیاوی زندگی کے بعد) تم فوت ہو جاؤ گے۔ بعد ازاں قیامت کے روز تم کو اٹھایا جائے گا۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مردے قیامت کے روز قبروں سے اٹھیں گے اس سے پیشتر دنیا میں ان کو نہیں اٹھایا جائے گا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ صریحاً جھوٹا ہے۔ اس کا جھوٹ بالکل عیاں ہے۔ یا یوں کہیے کہ اس نے یہ بات بالکل غلط کہی ہے۔ کیونکہ وہ حق کی پہچان نہیں کر سکا۔ بلکہ اُسے دھوکا ہو گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تابعین اور آپ صالحین نے حق کو پہنچانا تھا۔ اس لیے ان کی اقتداء اور پیروی ہی جادۂ حق دکھلائی دیتا ہے۔

وصیت نامہ خلاف شریعت ہے

۲۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواہ بقید حیات ہوں یا رُوح جسد عنصری سے پرواز کر چکا ہو۔ کسی صورت میں خلافِ حق بات نہیں کہہ سکتے۔ یہ وصیت نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سراسر خلاف ہے۔ یہ ظاہر طور پر شریعت کے خلاف نظر آ رہا ہے۔ اس کی چند ایک وجوہات ہیں:۔

اس کا راوی مجہول الحال ہے

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ممکن ہے اور یہ ماننے میں بھی ہم کو دریغ نہیں کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی اصلی شکل و شباہت میں زیارت کی تو وہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا لیکن یہ سب کچھ ایمان کی پختگی اور تصدیق پر منحصر ہے اور اس کی عدالت، ضبط اور دیانت و امانت پر منحصر ہے۔ پھر کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اصلی شکل و شباہت میں دیکھا یا کسی اور شکل میں دیکھا۔ اگر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مذکور ہو اور اس کے بیان کرنے والا ثقہ نہ ہو، غیر عادل ہو۔ اس کا حافظہ خراب ہو اور قابل اعتماد نہ ہو اور قابل حجت نہ ہو۔ یا ثقہ راویوں سے مروی ہو لیکن اس شخص کی روایت کے خلاف ہو جس کا حافظہ اس سے قوی ہو اور زیادہ ثقہ ہو اور دونوں روایات میں موافقت کی کوئی صورت نظر آئے تو دونوں میں سے ایک کو منسوخ قرار دیا جائے گا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا اور دوسری روایت کو ناسخ قرار دیں گے اور وہ قابل عمل ہو گی۔ بشرطیکہ اس میں ناسخ کی تمام شرائط موجود ہوں۔ جب یہ طریقہ کارگر نہ ہو اور اس کا امکان نہ ہو اور نہ ہی دونوں روایات کو جمع کرنے کی کوئی صورت نظر آئے تو ایسی صورت میں اس شخص کی روایت جس کا حافظہ کمزور ہو یا اس کی عدالت مشکوک ہو، کو ترک کیا جائے گا۔ اس پر شاذ کا حکم ہو گا اور اس پر عمل نہیں ہو گا۔

جب ایک روایت پر عمل کرنے کے معاملہ میں یہ حال ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

کے متعلق کیا حکم ہو گا، جس کے بیان کرنے والے کا کوئی علم نہیں کہ اس نے یہ کس سے نقل کیا اور جس کی عدالت و امانت سے ہم واقف نہیں تو یہ وصیت نامہ اور اس جیسی دیگر تحریرات کے متعلق یہی حکم ہے کہ اسے پس پشت ڈال دیا جائے اور اس کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی جائے خواہ اس میں شریعت کے خلاف کوئی شے نہ ہو۔ اب اس وصیت نامے کا کیا حال ہو گا جس میں کئی ایسی باتیں مذکور ہوں جو باطل اور خلاف شریعت ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جھوٹ ہوں اور ایسی باتوں پر متضمن ہو جو دین کے لئے شریعت کا حکم رکھتی ہوں، حالانکہ ایسے امور کا اللہ نے حکم نہیں فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

من کذب علی مالم اقل فلیتبوء مقعدہ من النار۔

جس شخص نے میری طرف ایسی باتیں منسوب کیں جو میں نے نہیں کہیں۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

وصیت نامہ کے راوی کو توبہ کرنی چاہیے

اس وصیت نامہ کے مفتری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسی باتیں کہی ہیں جن کا آپ نے قطعاً ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ اس نے آپ پر سراسر جھوٹ باندھا ہے، اگر ایسا شخص توبہ نہ کرے اور لوگوں میں یہ اعلان نہ کرے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے تو اس وعید کا مستحق ہے کیونکہ جو شخص لوگوں میں جھوٹ اور غلط باتوں کا پروپیگنڈہ کرتا ہے اور ان باتوں کو دین کا جزو تصور کرتا ہے تو ایسے شخص کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی حتیٰ کہ وہ توبہ کرے اور لوگوں کے سامنے اعلان کرے تاکہ ان کو علم ہو جائے کہ اس نے اس جھوٹ سے رجوع کر لیا ہے اور اس کے وجود نے اس کی تکذیب کی ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۔ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۔ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

(البقرۃ)

جو لوگ ہماری واضح نشانیاں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں (اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں) حالانکہ ہم نے کتاب (قرآن مجید) میں واضح بیان کیا ہے۔ ایسے

لوگوں پر اللہ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ ہاں البتہ (اس لعنت کے مصداق وہ لوگ نہیں ہوں گے) جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی درستی کر لی۔ پھر (لوگوں کے سامنے) اپنے عقیدہ اور اعمال کی وضاحت کی۔ ایسے لوگوں کی میں توبہ قبول کرتا ہوں میں تو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا ہوں اور بہت مہربان ہوں۔

ان آیات کریمہ میں اللہ عزوجل نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو شخص (اپنے کسی ذاتی مفادِ عاجلہ کی خاطر) حق کو چھپاتا ہے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتا ہے اور مصلحتِ وقت کی آڑ لیتا ہے تو ایسے شخص کی توبہ قبول نہ ہو گی تاوقتیکہ اپنے عقیدہ اور عمل کی اصلاح نہ کرے یعنی لوگوں کے سامنے حق بیان کرے تو اس کی توبہ کو اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت کی تکمیل کر دی۔ یعنی ان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ پر شریعت کاملہ کے احکام نازل فرمائے۔ جب تک شریعت کی تکمیل نہ ہوئی اور شریعت کے احکام کی پوری پوری وضاحت نہیں ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک جسد عنصری سے جدا نہیں ہوا۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت (قرآن کریم) کو پورا کر دیا ہے۔

وصیّت نامہ کا مقصد دین میں من گھڑت باتیں شامل کرنا ہے

اس وصیت نامے کا مفتری چودھویں صدی ہجری میں ہوا ہے اس نے چاہا کہ دین اسلام میں کچھ نئی باتیں ملا کر دین کو خلط ملط کر دے اور ان کے لئے ایک نیا دین مشروع قرار دے جس جنت کا انحصار ہو جو اس کی پابندی کرے وہ جنت کا مستحق ہو اور جو اس کی پابندی سے روگردانی کرے اس کا جنت میں داخلہ بند ہو اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔ نیز اس کی یہ خواہش ہے کہ اس وصیت نامہ کو جو اس نے خود جھوٹا اختراع کیا ہے قرآن پاک سے افضل تصور کرے (نعوذ باللہ من ذالک) کیونکہ اس نے اس میں جھوٹ باندھا ہے کہ جو اسے لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچائے گا۔ اس کے لئے جنت میں اعلیٰ قسم کا محل تیار ہو گا۔ اور جو اسے نہیں لکھے گا اور دوسرے شہروں میں بھیجنے سے گریز کرے

گا ۔ تو قیامت کے روز اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حرام ہوگی ۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے ۔ اس وصیت نامہ کے جھوٹے ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں ۔ اس وصیت نامہ کو بنانے والا بڑا بے شرم اور بے حیا ہے اور جھوٹ بنانے پر بڑا دلیر ہے ۔

یہ فضیلت قرآن پاک لکھنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی

اس لئے کہ جو شخص تمام قرآن کریم لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتا ہے یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتا ہے تو اس کے لئے یہ فضیلت حاصل نہیں جبکہ وہ قرآن پاک پر عمل نہ کرے ۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس جھوٹ کو لکھنے والا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھیجنے والا ثواب حاصل کرے اور جو شخص قرآن پاک نہیں لکھتا اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر میں نہیں بھیجتا ۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا ۔ بشرطیکہ وہ مومن ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار ہو ۔ یہ ایک ہی جھوٹ جو اس وصیت نامے میں مذکور ہے اس کے باطل اور غلط ہونے کے لئے کافی دلیل ہے اور اس کے ناشر کے جھوٹا ہونے کا واضح ثبوت ہے اور اس کی بے شرمی اور بے حیائی اور کور چشمی کی کافی دلیل ہے ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے عدم واقفیت کا بین ثبوت ہے ۔ اس وصیت نامہ میں چند امور کے ماسوا سبھی اس کے باطل اور غلط ہونے پر دلالت کرتے ہیں ۔ خواہ اس وصیت نامہ کو بنانے والے ہزار قسمیں کھائے یا اس سے بھی زیادہ قسمیں کھائے اور کہے یہ وصیت نامہ درست ہے اور حقیقت ہے ۔ خواہ وہ دعویٰ کرے کہ اگر میں اس وصیت نامہ کے معاملہ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر قہر الٰہی نازل ہو یا میں کسی عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤں ۔ پھر بھی ہم (اس کی بات کا اعتبار نہیں کریں گے اور) اس کو جھوٹا کہیں گے اور اس وصیت نامہ پر مہر صداقت ثبت نہیں کریں گے ۔ بلکہ ہم خداوند قدوس کی بار بار قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور غلط بات ہے ۔ ہم اس بات پر اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور جو فرشتے ہمارے پاس موجود ہیں اور جو مسلمان اس پر اطلاع پائیں سب کو گواہ کرتے ہیں کہ ہم جب اللہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو یہ گواہی دیں گے ۔ الٰہی ! یہ وصیت نامہ سراسر جھوٹ اور باطل ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر بہتان تراشی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کرے جس نے یہ جھوٹ باندھا اور جس سزا کا وہ مستحق ہے وہ اسے دے ۔

اللہ کے سوا کوئی غیب دان نہیں

دلیل نمبر ۲ جو کچھ اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے باطل ہونے اور جھوٹ ہونے کی دلائل مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص کافر ہو کر مرتے ہیں۔ یہ علم غیب کی بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد سلسلۂ وحی منقطع ہو گیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روحِ مبارک آپ کے جسدِ اطہر میں مقید تھا اس وقت آپ غیب کی صفت سے متصف نہیں تھے تو جسدِ اطہر سے روحِ پاک کے پرواز کر جانے کے بعد آپ عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں اور اپنی امت کے حالات سے کیسے باخبر ہو سکتے ہیں؟ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ ( )

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتا دو کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی غیب دانی کا دعویٰ ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ (الفرقان)

(لوگوں کو) بتا دو کہ اس کائناتِ ارضی وسماوی میں اللہ عزوجل کے ماسوا کوئی غیب دان نہیں۔

ایک حدیث شریف میں مذکور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہو گا تو کچھ لوگوں کو میرے حوضِ کوثر سے دور ہٹا دیا جائے گا۔ میں جب ان کی یہ حالت دیکھوں گا تو (فرشتوں سے) کہوں گا کہ یہ تو میرے صحابی ہیں، (فرشتے) مجھے جواب دیں گے کہ آپ کو علم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے رحلت فرمانے کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ تب میں نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا کہ جب تک میں ان میں رہا ہوں تو میں گواہ تھا جب تیرا پیغام اجل پہنچ گیا، تو پھر تیری ہی نگہبانی تھی۔ اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

کشائشِ رزق قرض کی ادائیگی، گناہوں کی معافی، اس پر مشروط نہیں

دلیل نمبر ۳ اس وصیت نامہ میں مذکور ہے کہ جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اگر وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور اس وصیت نامہ

کے بدلے اس کے والدین کو بخش دے گا .... الی اخرہ۔

یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور مفتری کے جھوٹ کا پول کھولنے کی واضح دلیل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شرم وحیا کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے ہرگز شرم نہیں آتی۔ کیونکہ یہ تینوں امور جن کا اوپر ذکر ہوا ہے قرآن پاک کی کتابت سے بھی حاصل نہیں ہوتے پھر اس وصیت نامہ کے لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟ ظاہر بات یہ ہے کہ یہ خبیث دین میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف ہو اور اس کی فضیلت پر انحصار کریں اور ان اسباب کو ترک کر دیں جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کے لیے مشروع قرار دیے ہیں اور جن اسباب کو غنا، قرض کی ادائیگی اور گناہوں کی معافی کا سبب بتایا ہے ان سے روگردان کریں۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم ذلت و رسوائی کے اسباب اختیار کریں، اور خواہشاتِ نفسانی اور شیطان کی پیروی کریں۔

اس کا نہ لکھنا ذلت کا باعث کیسے ہوسکتا ہے

دلیل نمبر ۴ جو شخص اسے نہیں لکھے گا وہ دنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوگا۔ اور ذلیل و خوار ہوگا۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور اس وصیت نامہ کے باطل ہونے اور جھوٹ بتلانے والے کے کذب پر بہت بڑی دلیل ہے۔ ایک خردمند اسے کیسے تسلیم کر سکتا ہے جسے چودھویں صدی میں ایک شخص نے ایجاد کیا ہو۔ جو مجہول الحال ہو۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جھوٹ باندھتا اور کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا وہ دنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوگا۔ جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو وہ غنی ہو جائے گا اور اس کا دین سلامت رہے گا اور اس نے جو گناہ کئے ہیں سب معاف کر دیئے جائیں گے۔ سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔

دلائل اور واقعہ دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ کسی مفتری نے جھوٹ باندھا ہے اور ایسا کرنے پر بڑی جرأت ہوئی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے ذرہ بھر شرم نہیں آتی۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور لاکھوں اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے سینکڑوں دفعہ لکھا اس کے باوجود ان کا قرض رفع نہیں ہوا۔ اور ان کی فقیری اور تنگدستی نے ان کا دامن نہ چھوڑا۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں ٹیڑھا پن پیدا نہ ہو جائے اور گناہوں سے زنگ آلود نہ ہو جائیں۔ یہ جزا

شریعت نے بھی اس شخص کے لئے مقرر نہیں کی جس نے اس سے افضل اور اعظم کتاب یعنی قرآن مجید کو لکھا۔ تو اس سے کم درجہ کی شے یعنی وصیت نامہ کے لکھنے سے، جو سراسر جھوٹ کا پلندہ اور غلط باتوں پر مشتمل ہے کیسے ہو سکتی ہے۔ اس میں کئی جملے کفر یہ ہیں۔ خداوند تعالیٰ کس قدر رحیم اور بردبار ہے کہ اس جھوٹ بنانے والے پہ دلیری کرنے والے کی باز پرس نہیں کرتا۔

اس کی تکذیب کفر کیوں کر ہو سکتی ہے

دلیل نمبر ۵ جو شخص اس کی تصدیق کرے گا وہ آگ سے نجات پائے گا اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ بھی بڑی دلیری سے اس نے جھوٹ بنایا ہے اور سراسر غلط بات ہے۔ یہ مفتری لوگوں کو کہتا ہے کہ میرے جھوٹ کی تصدیق کرو۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ان کے لئے آگ کے عذاب سے رہائی کا باعث ہوگا۔ خدا کی قسم یہ بہت بڑا کذاب ہے۔ اس نے اللہ پہ جھوٹ باندھا ہے۔ اس نے یہ بالکل غلط بات کہی ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ جو شخص اس کی تصدیق کرے گا۔ وہ کفر کا مستحق ہوگا اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے اس کی بنیاد ہی غلط ہے ہم اللہ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ صاف جھوٹ ہے اور اس کا بنانے والا جھوٹا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے ایسی شریعت پیش کرے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ وہ دین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جو دین میں داخل نہیں۔ خدا کی قسم دین کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اس جھوٹ سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو پورا کر دیا۔

جھوٹے شخص کی قسم قابل اعتبار نہیں

اے پڑھنے والے بھائیو! خبردار! اس قسم کی جھوٹی باتوں کی تصدیق مت کرو۔ ایسی باتیں تم میں رواج نہ پائیں۔ کیونکہ حق ایک روشنی ہے تلاش کرنے والے کو اس میں شبہ نہیں پڑتا۔ مگر حق کو دلیل کے ساتھ تلاش کرو۔ اور جو دقت پیش آئے۔ اس کے متعلق اہل علم کی طرف رجوع کرو۔ ابلیس لعین نے تمہارے والدین (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ) کو دھوکا دیا تھا اور قسمیں بھی کھا کر کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اس سے بچ جاؤ۔ میں بار دگر کہتا ہوں کہ اس سے اور اس کے تابعداروں سے جو جھوٹ باندھتے ہیں (بچ جاؤ۔ وہ اور اس کے پیروکار کتنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور کتنے معاہدے توڑتے ہیں۔ لوگوں کو گمراہ اور پھسلانے کے لئے کتنے دلکش اور خوشنما اقوال پیش

کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو شیطانوں کی شر سے اور گمراہ کرنے والے فتنوں اور ٹیڑھا کرنے والوں کے ٹیڑھاپن سے بچائے اور اللہ کے دشمنوں کی تلبیس اور مکر و فریب کے جال سے محفوظ رکھے۔ یہ لوگ اللہ کے نور (دین اسلام) کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار مار کر) بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں (لیکن ان کی ایک نہیں چلتی) کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے دین کا مددگار ہے۔ خواہ اللہ کے دشمن یعنی شیطان اور اس کے تابعدار کفار اور ملحد لوگ اسے برا مانیں۔

بُرائی کو روکنے کے لیے کتاب و سنت کافی ہیں

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس نے لکھا ہے کہ یہ بات درست ہے۔ قرآن کریم اور سنتِ مطہرہ نے منکرات اور فواحش سے بہت ڈرایا دھمکایا ہے۔ ان دونوں (قرآن کریم اور سنت نبوی) کی پیروی میں ہدایت ہے اور ہدایت کے لیے یہ دونوں کافی ہیں۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور حق کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک احسان عظیم ہے کہ حق پہ پختہ رہنے کی توفیق بخشے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہماری توبہ قبول فرمائے اور گناہوں اور لغزشوں سے چشم پوشی فرمائے۔ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

قیامت کی علامات کا ذکر

رہی یہ بات کہ اس میں قیامت کی علامات اور شرائط کا ذکر ہے تو اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں علاماتِ قیامت کا مفصل ذکر فرمایا ہے قرآن کریم نے بھی بعض شرائط اور علامات کا ذکر کیا ہے۔ جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ کتب سنن میں مناسب مقام پہ ان کا ذکر پائے گا۔ علاوہ ازیں اہلِ علم اور اہلِ ایمان کی مؤلفات میں بھی ان کا ذکر موجود ہے۔ لوگوں کو اس مفتری کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس نے حق و باطل کو ملا دیا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر ہم نہ گناہ سے بچنے کی ہمت رکھتے ہیں اور نہ ہی اس کی نصرت و یاری کے بغیر نیکی کرنے کی توفیق ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔